روزنامہ انتساب انٹرنیشنل اسلام آباد
DAILY INTISAB INTERNATIONAL ISLAMABAD

اشاعت خاص

شکریہ محترم جنرل اسلم بیگ صاحب!

تحریر: ڈاکٹر مرتضیٰ مغل

پاک فوج کے سابق سربراہ جنرل اسلم بیگ صاحب کا موقف ہے کہ پاکستان، ایران اور افغانستان کا ایک بلاک بننا چاہیے' اس خطے میں امن، ترقی اور خوشحالی کا یہی واحد راستہ ہے

جنرل اسلم بیگ صاحب نے کلمہ حق کہنا نہ تب چھوڑا نہ اب۔ ان کی ذات پر کیچڑ اچھالا گیا۔ ایک بے بنیاد مقدمہ بنایا گیا۔ لیکن سپریم کورٹ میں کچھ بھی ثابت نہ ہوا الٹا الزام لگانے والوں کو شرمندگی اٹھانا پڑی

آجکل جنرل اسلم بیگ ایک رہائشی منصوبے پر کام کر رہے ہیں۔ ایسی رہائشی کالونیاں بنانا چاہتے ہیں جس میں غریب لوگوں کو امیر لوگوں جیسے گھر مل سکیں اور ان کے بچے بھی ملک کے خوشحال لوگوں جیسی تعلیم حاصل کر سکیں

اس خطے میں امن ترقی اور خوشحالی کا یہی واحد راستہ ہے۔

جنرل اسلم بیگ صاحب جب بات کر رہے ہوتے ہیں تو ان کے ہونٹوں پر ہلکی سی مسکراہٹ طاری رہتی ہے۔ میں نے سوال کیا کہ جنرل اسلم بیگ صاحب کیا ہمارے موجودہ خراب حالات کا سبب یہ تو نہیں کہ ہم بحیثیت قوم قرآن کی رہنمائی سے دور ہوتے جا رہے ہیں اور اسلام نے ہمارے لیے بہبود کے حوالے سے جو حدود متعین کی تھیں وہ توڑ دی گئی ہیں۔ جنرل اسلم بیگ صاحب نے میری بات کی تائید کی اور کہا کہ بیگ

کے آگے مت جھکو۔ مشرف کی عدم برداشت کی یہ حالت تھی کہ سابق آرمی چیف جنرل اسلم بیگ کی ای میل کو بلاک کروا دیا گیا اور رابطہ کے ذرائع محدود کر دیے گئے۔ جنرل اسلم بیگ صاحب نے کلمہ حق کہنا نہ تب چھوڑا نہ اب۔ ان کی ذات پر کیچڑ اچھالا گیا۔ ایک بے بنیاد مقدمہ بنایا گیا۔ لیکن سپریم کورٹ میں کچھ بھی ثابت نہ ہوا الٹا الزام لگانے والوں کو شرمندگی اٹھانا پڑی۔ جنرل اسلم بیگ صاحب نے ایرانی جرنیل قاسم سلیمانی کی امریکی میزائلوں سے ہلاکت کو سلطنت پر حملہ قرار دیا تو امریکی لابی نے مرحوم سلیمانی کی جنرل بیگ کے ساتھ ایک اتفاقی تصویر کو وائرل کروا دیا۔ گویا انکا

یادگار ہوتی ہے۔ جہاں لوازمات کا کام وہاں ان میں تنوع پایا جاتا ہے وہیں وہ مہمان کے سامنے خلافتی شخصیں خود بڑھا رہے ہوتے ہیں۔ جنرل اسلم بیگ صاحب بے مقصد زندگی گزارنے کے کبھی بھی عادی نہیں رہے۔ آجکل وہ ایک رہائشی منصوبے پر کام کر رہے ہیں۔ ایسی رہائشی کالونیاں بنانا چاہتے ہیں جس میں غریب لوگوں کو امیر لوگوں جیسے گھر مل سکیں اور ان کے بچے بھی ملک کے خوشحال لوگوں جیسی تعلیم حاصل کر سکیں۔ یہ ایک غیر منافع بخش منصوبہ ہوگا جس میں گھر حاصل کرنے والوں کو معمولی سا ماہانہ کرایہ دینا ہوگا اور وہ چودہ برس بعد وہ گھر کے مالک بن جائیں گے۔ اس مجوزہ کالونی

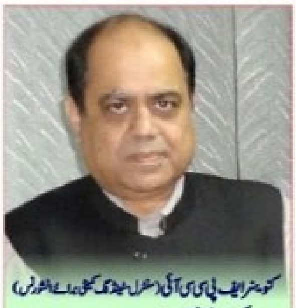

کنوینر ایف پی سی سی آئی (سنٹرل اسٹینڈنگ کمیٹی برائے انشورنس)
صدر پاکستان اکانومی واچ
گروپ کنٹری منیجر یونائیٹڈ انٹرنیشنل گروپ

صاحب کی گفتگو سے میں نے جو نوٹ لیا۔ بلیک میل کیا جاتا ہے۔ جنرل اسلم ہے لیکن جو ایسی بات کرے گا اسے
ملاقاتیں تو پہلے بھی ہوتی رہتی ہیں لیکن وہ اسطرح کا ہے کہ پاکستان میں بیگ صاحب کا کہنا تھا پاکستان ناپسندیدہ عناصر کی فہرست میں شامل

لیکن جنرل اسلم بیگ صاحب خواب دیکھتے اور اسے پورا کر گزرتے ہیں۔ محفل ختم ہوگئی۔ الوداع کہنے کے لیے بیرونی گیٹ تک آئے۔ پھر مجھے رخصت

یہ ملاقات خاص ثابت ہوئی۔ ایک دوست کے ہمراہ جنرل اسلم بیگ صاحب سے چند منٹ کی حاضری کیلئے وقت مانگا تھا لیکن وقت گزرنے کا احساس ہی نہ ہوا۔ جنرل اسلم بیگ

امریکی لابی نے معاملات کو مکمل طور پر اپنے کنٹرول میں کر رکھا ہے اور ہمارے قومی اداروں میں اختلافی سوچ کے حامل لوگوں کو کھڈے لائن لگا دیا جاتا ہے۔ ہماری خارجہ پالیسی امریکی

میں مذہبی جماعتوں کی بڑھتی ہوئی مقبولیت امریکی اثر و رسوخ کا رد عمل ہے اور اگر ان جماعتوں کو مین سٹریم میں نہ لایا گیا تو پاکستان کے قومی وجود کو شدید خطرات لاحق ہو جائیں گے۔

کر دیا جائے گا۔ جاننے والے جانتے ہیں کہ جنرل بیگ نے ہمیشہ حق گوئی کا حق ادا کیا ہے۔ جنرل پرویز مشرف کو اختلاف رائے برداشت نہیں تھی۔ اس دور میں جنرل

ڈوگرگت جنرل صاحب ہو سکتے ہیں۔ لیکن جنرل اسلم بیگ صاحب ایسی دھمکیوں سے مرعوب ہونے والے نہیں۔ وہ دنیا کی بہترین فوج کے سپہ سالار رہے ہیں۔ اور ان کا دامن ہر لحاظ سے

میں معیاری اسکول، ملٹری ہسپتال اور کھیل کے میدان ہوں گے اور یہ کالونیاں بڑے شہروں کے قریب بنیں گی۔ اگرچہ سرمایہ لگانے والے کو زیادہ منافع نہیں ہوگا لیکن ان کا سرمایہ

ضرب مومن بھی ایک خواب تھا لیکن دنیا پر حیرت طاری ہوگئی تھی جب یہ فوجی مشقیں تکمیل پذیر ہوئی تھیں۔ جنرل اسلم بیگ صاحب نے اپنی مجوزہ کالونی کیلئے جگہ حاصل کر لی

کا کہا۔ ان کے پرسنل سیکرٹری کے ہاتھ میں ایک تھیلا تھا۔ کہنے لگے یہ آپ کیلئے ہے۔ اسلوا کر پہن لینا۔ مجھے خوشی ہوگی۔ یہ پینٹ کوٹ کا قیمتی کپڑا تھا۔ میں نے پہنا تو لوگوں نے اس سوٹ

نے ملکی صورتحال پر جو تجزیہ فرمایا وہ سننے کے لائق تھا۔ یوں لگتا تھا کہ ہر پاکستانی کے دل کی آواز ہے۔ جنرل

خواہشات کے مطابق چلتی ہے۔ یہ تاثر بھی قائم ہوا کہ پاکستان کو چین سے دور ہٹانے کیلئے بھارت کا بڑا کردار

لیکن امریکہ ان جماعتوں کا شدید مخالف ہے۔ پاکستان، ایران اور افغانستان کا ایک بلاک بننا چاہیے

اسلم بیگ کے گھر کی دیواریں بھی گرا دی گئی تھیں۔ جنرل بیگ کا بھی اختلاف تھا کہ اپنے لوگوں کو امریکہ

اچھالا ہے۔ دیر تک گفتگو ہوتی رہی۔ جنرل اسلم بیگ صاحب کی مہمان نوازی ہمیشہ

اور بے گھر لوگ تو اب میں برابر کے حصہ دار ہوں گے۔ غریبوں کو امیروں جیسے ماحول فراہم کرنا ایک خواب ہے

ہے۔ آجکل جنرل اسلم بیگ صاحب ہر وقت اسی منصوبے کے بارے میں سوچتے رہتے ہیں۔

کی تعریف کی۔ شکریہ جنرل اسلم بیگ صاحب۔ تحفے اور قیمتی باتوں کا شکریہ!

☆☆☆☆☆

DAILY NAWA-I-WAQT
RAWALPINDI
ISLAMABAD

روزنامہ
نوائے وقت

بانی حمید نظامی مرحوم
معمار مجید نظامی مرحوم
ایڈیٹر رمیزہ مجید نظامی
راولپنڈی
اسلام آباد

لاہور، کراچی، راولپنڈی/اسلام آباد، ملتان اور کوئٹہ سے بیک وقت شائع ہوتا ہے

جلد	جمعۃ المبارک، 17 رجب 1441ھ، 13 مارچ 2020ء، 29 پھاگن 2076 ب	صفحات	رجسٹرڈ نمبر پی آئی ایل	شمارہ
65	UAN 111-2222-007 فون۔ راولپنڈی: 5562676-77، اسلام آباد: 2202641-44 قیمت 20 روپے	12	003	244

فکر فردا

ڈاکٹر مرتضیٰ مغل
drmurtazamughal@yahoo.com

شکریہ محترم جنرل اسلم بیگ صاحب!

ملاقاتیں تو پہلے بھی ہوتی رہتی ہیں لیکن یہ ملاقات خاص ثابت ہوئی۔ ایک دوست کے ہمراہ جنرل صاحب سے چند منٹ کی حاضری کیلئے وقت مانگا تھا لیکن وقت گزرنے کا احساس ہی نہ ہوا۔ جنرل اسلم بیگ نے ملکی صورتحال پر کا جو تجزیہ فرمایا وہ سننے کے لائق تھا۔ یوں سمجھئے کہ ہر پاکستانی کے دل کی آواز ہے۔ جنرل صاحب کی گفتگو سے میں نے جو تاثر لیا وہ اسطرح کا ہے کہ پاکستان میں امریکی لابی نے معاملات کو مکمل طور پر اپنے کنٹرول میں کر رکھا ہے اور ہمارے قومی اداروں میں اختلافی سوچ کے حامل لوگوں کو کھڈے لائن لگا دیا جاتا ہے۔ ہماری خارجہ پالیسی امریکی ڈکٹیشن کے مطابق چلتی ہے۔ یہ تاثر بھی قائم ہوا کہ پاکستان کو چین سے دور ہٹانے کیلئے بھارت کا ہوا دکھا کر بلیک میل کیا جاتا ہے۔ جنرل صاحب کا کہنا تھا پاکستان میں مذہبی جماعتوں کی بڑھتی ہوئی مقبولیت امریکی اثر و رسوخ کا ردعمل ہے اور اگر ان جماعتوں کو مین سٹریم میں نہ لایا گیا تو پاکستان کے قومی وجود کو شدید خطرات لاحق ہو جائیں گے۔ لیکن امریکہ ان جماعتوں کا شدید مخالف ہے۔ پاکستان، ایران اور افغانستان کا ایک بلاک بننا چاہیے۔ اس خطے میں امن، ترقی اور خوشحالی کا یہی واحد راستہ ہے۔ جنرل صاحب جب بات کر رہے ہوتے ہیں تو ان کے ہونٹوں پر ہلکی سی مسکراہٹ طاری رہتی ہے۔ میں نے سوال کیا کہ جنرل صاحب کیا ہمارے موجودہ خراب حالات کا سبب یہ تو نہیں کہ ہم بحیثیت قوم قرآن کی رہنمائی سے دور ہوتے جا رہے ہیں اور اسلام نے ہمارے لیے یہود و ہنود کے حوالے سے جو حدود متعین کی تھیں وہ توڑ دی گئی ہیں۔ جنرل صاحب نے میری بات کی تائید کی اور کہا کہ یہی سچ ہے لیکن جو ایسی بات کرے گا اسے ناپسندیدہ عناصر کی فہرست میں شامل کر دیا جائے گا۔ جاننے والے جانتے ہیں کہ جنرل بیگ نے ہمیشہ حق گوئی کا حق ادا کیا ہے۔ پرویز مشرف کو اختلاف رائے برداشت نہیں تھی۔ اس دور میں جنرل اسلم بیگ کے گھر کی دیواریں بھی گرا دی گئی تھیں۔ جنرل بیگ کا بھی اختلاف تھا کہ اپنے لوگوں کو امریکہ کے آگے مت پھینکو۔ مشرف کی عدم برداشت کی یہ حالت تھی کہ سابق آرمی چیف جنرل اسلم بیگ کی ای میل کو ہیک کروایا گیا اور روابط کے ذرائع محدود کر دیے گئے۔ جنرل صاحب نے کلمہ حق کہنا نہ تب چھوڑا نہ اب۔ ان کی ذات پر کیچڑ اچھالا گیا۔ ایک بے بنیاد مقدمہ بنایا گیا۔ لیکن سپریم کورٹ میں کچھ بھی ثابت نہ ہوا الٹا الزام لگانے والوں کو شرمندگی اٹھانا پڑی۔ جنرل صاحب نے ایرانی جرنیل قاسم سلیمانی کی امریکی میزائلوں سے ہلاکت کو مسلم امہ پر حملہ قرار دیا تو امریکی لابی نے مرحوم سلیمانی کی جنرل بیگ کے ساتھ ایک اتفاقی تصویر کو وائرل کروا دیا۔ گویا اگلا ٹارگٹ جنرل صاحب ہو سکتے ہیں۔ لیکن جنرل صاحب ایسی دھمکیوں سے مرعوب ہونے والے نہیں۔ وہ دنیا کی بہترین فوج کے سپہ سالار رہے ہیں۔ اور ان کا دامن ہر لحاظ سے اجلا ہے۔

دیر تک گفتگو ہوتی رہی۔ جنرل صاحب کی مہمان نوازی ہمیشہ یادگار ہوتی ہے۔ جہاں لوازمات کا ہم و دہن میں تنوع پایا جاتا ہے وہیں وہ مہمان کے سامنے طلائی طشتریاں خود بڑھا رہے ہوتے ہیں۔ جنرل صاحب بے مقصد زندگی گزارنے کے کبھی بھی عادی نہیں رہے۔ آجکل وہ ایک رہائشی منصوبے پر کام کر رہے ہیں۔ ایسی رہائشی کالونیاں بنانا چاہتے ہیں جس میں غریب لوگوں کو امیر لوگوں جیسے گھر مل سکیں اور ان کے بچے بھی ملک کے خوشحال لوگوں جیسی تعلیم حاصل کر سکیں۔ یہ ایک غیر منافع بخش منصوبہ ہوگا جس میں گھر حاصل کرنے والوں کو معمولی سا ماہانہ کرایہ دینا ہوگا اور دس پندرہ برس بعد وہ گھر کے مالک بن جائیں گے۔ اس مجوزہ کالونی میں معیاری اسکول، فری ہسپتال اور کھیل کے میدان ہونگے اور یہ کالونیاں بڑی شاہراہوں کے قریب بنیں گی۔ اگرچہ سرمایہ لگانے والے کو زیادہ منافع نہیں ہوگا لیکن ان کا سرمایہ ڈوبے گا نہیں اور ثواب میں برابر کے حصہ دار ہونگے۔ غریبوں کو امیروں جیسے ماحول فراہم کرنا ایک خواب ہے لیکن جنرل صاحب خواب دیکھتے اور اسے پورا کر گزرتے ہیں۔ ضرب مومن بھی ایک خواب تھا لیکن دنیا پر حیرت طاری ہو گئی تھی جب یہ فوجی مشقیں تکمیل پذیر ہوئی تھیں۔ جنرل صاحب نے اپنی مجوزہ کالونی کیلئے جگہ حاصل کر لی ہے۔ آجکل جنرل صاحب ہر وقت اسی منصوبے کے بارے میں سوچتے رہتے ہیں۔ محفل ختم ہو گئی۔ الوداع کہنے کے لیے بیرونی گیٹ تک آئے۔ پھر مجھے رکنے کا کہا۔ ان کے پرسنل سیکرٹری کے ہاتھ میں ایک تھیلا تھا۔ کہنے لگے یہ آپ کیلئے ہے، سلوا کر پہن لینا، مجھے خوشی ہوگی۔ یہ پینٹ کوٹ کا قیمتی کپڑا تھا۔ میں نے پہنا تو لوگوں نے اس سوٹ کی تعریف کی۔ شکریہ جنرل صاحب، تحفے اور قیمتی باتوں کا شکریہ!

The CAPITAL POST Islamabad
ABC Certified | پاکستان سے محبت کرنے والوں کی آواز
www.dailycapitalpost.com
رجسٹرڈ نمبر 2047
روزنامہ دی کیپیٹل پوسٹ اسلام آباد
ایڈیٹر انچیف الطاف احمد بٹ
ایڈیٹر: عقیل احمد ترین
جلد 9 | اتوار 05 رجب 1441۔ یکم مارچ 2020ء، صفحات 8 قیمت 15 روپے | شمارہ 363

شکریہ جنرل اسلم بیگ صاحب!

فکر فردا
ڈاکٹر مرتضیٰ مغل

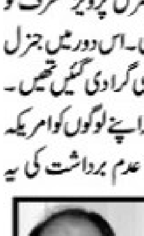

ملاقاتیں تو پہلے بھی ہوتی رہتی ہیں لیکن یہ ملاقات خاص ثابت ہوئی۔ ایک دوست کے ہمراہ جنرل صاحب سے چند منٹ کی حاضری کیلئے وقت مانگا تھا، لیکن وقت گزرنے کا احساس ہی نہ ہوا۔ جنرل اسلم بیگ نے ملکی صورتحال پر کا جو تجزیہ فرمایا وہ سننے کے لائق تھا۔ یوں سمجھئے کہ ہر پاکستانی کے دل کی آواز ہے۔ جنرل صاحب کی گفتگو سے میں نے جو نچوڑ لیا وہ اسطرح کا ہے کہ پاکستان میں امریکی لابی نے معاملات کو مکمل طور پر اپنے کنٹرول میں کر رکھا ہے اور ہمارے قومی اداروں میں اختلافی سوچ کے حامل لوگوں کو کھڈے لائن لگا دیا جاتا ہے۔ ہماری خارجہ پالیسی امریکی ڈکٹیشن کے مطابق چلتی ہے۔ یہ تاثر بھی قائم ہوا کہ پاکستان کو چین سے دور ہٹانے کیلئے بھارت کا ہوا دکھا کر بلیک میل کیا جاتا ہے۔ جنرل صاحب کا کہنا تھا پاکستان میں مذہبی جماعتوں کی بڑھتی ہوئی مقبولیت امریکی اثر و رسوخ کا ردعمل ہے اور اگر ان جماعتوں کو مین سٹریم میں نہ لایا گیا تو پاکستان کے قومی وجود کو شدید خطرات لاحق ہو جائیں گے۔ لیکن امریکہ ان جماعتوں کا شدید مخالف ہے۔ پاکستان، ایران اور افغانستان کا ایک بلاک بننا چاہیے۔ اس خطے میں امن، ترقی اور خوشحالی کا یہی واحد راستہ ہے۔

جنرل صاحب جب بات سن رہے ہوتے ہیں تو ان کے ہونٹوں پر ہلکی سی مسکراہٹ طاری رہتی ہے۔ میں نے سوال کیا کہ جنرل صاحب کیا ہمارے موجودہ خراب حالات کا سبب یہ تو نہیں کہ ہم بحیثیت قوم قرآن کی رہنمائی سے دور ہوتے جا رہے ہیں اور اسلام نے ہمارے لیے یہود و ہنود کے حوالے سے جو حدود متعین کی تھیں وہ توڑ دی گئی ہیں۔ جنرل صاحب نے میری بات کی تائید کی اور کہا کہ یہی سچ ہے لیکن جو ایسی بات کرے گا اسے ناپسندیدہ عناصر کی فہرست میں شامل کر دیا جائے گا۔

جاننے والے جانتے ہیں کہ جنرل بیگ نے ہمیشہ حق گوئی کا حق ادا کیا ہے۔ جنرل پرویز مشرف کو اختلاف رائے برداشت نہیں تھی۔ اس دور میں جنرل اسلم بیگ کے گھر کی دیواریں بھی گرا دی گئی تھیں۔ جنرل بیگ کا یہی اختلاف تھا کہ اپنے لوگوں کو امریکہ کے آگے مت بیچو۔ مشرف کی عدم برداشت کی یہ حالت تھی کہ سابق آرمی چیف جنرل اسلم بیگ کی ای میل کو ہیک کروایا گیا اور روابط کے ذرائع محدود کر دئے گئے۔ جنرل صاحب نے کلمہ حق کہنا نہ تب چھوڑا نہ اب۔ ان کی ذات پر کیچڑ اچھالا گیا۔ ایک بے بنیاد مقدمہ بنایا گیا۔ لیکن سپریم کورٹ میں کچھ بھی ثابت نہ ہوا الٹا الزام لگانے والوں کو شرمندگی اٹھانا پڑی۔ جنرل صاحب نے ایرانی جرنیل قاسم سلمانی کی امریکی میزائلوں سے ہلاکت کو مسلم امہ پر حملہ قرار دیا تو امریکی لابی نے مرحوم سلمانی کی جنرل بیگ کے ساتھ ایک اتفاقی تصویر کو وائرل کروا دیا۔ گویا اگلا ٹارگٹ جنرل صاحب ہو سکتے ہیں۔ لیکن جنرل صاحب ایسی دھمکیوں سے مرعوب ہونے والے نہیں۔ وہ دنیا کی بہترین فوج کے سپہ سالار رہے ہیں۔ اور ان کا دامن ہر لحاظ سے اجلا ہے۔

دیر تک گفتگو ہوتی رہی۔ جنرل صاحب کی مہمان نوازی ہمیشہ یادگار ہوتی ہے۔ جہاں لوازمات کا ودہن میں تنوع پایا جاتا ہے وہیں وہ مہمان کے سامنے طلائی طشتریاں خود بڑھا رہے ہوتے ہیں۔ جنرل صاحب بے مقصد زندگی گزارنے کے کبھی بھی عادی نہیں رہے۔ آجکل وہ ایک رہائشی منصوبے پر کام کر رہے ہیں۔ ایسی رہائشی کالونیاں بنانا چاہتے ہیں جس میں غریب لوگوں کو امیر لوگوں جیسے گھر مل سکیں اور ان کے بچے بھی ملک کے خوشحال لوگوں جیسی تعلیم حاصل کر سکیں۔ یہ ایک غیر منافع بخش منصوبہ ہوگا جس میں گھر حاصل کرنے والوں کو معمولی سا ماہانہ کرایہ دینا ہوگا اور دس پندرہ برس بعد وہ گھر کے مالک بن جائیں گے۔ اس مجوزہ کالونی میں معیاری اسکول، فری ہسپتال اور کھیل کے میدان ہونگے اور یہ کالونیاں بڑی شاہراہوں کے قریب بنیں گی۔ اگرچہ سرمایہ لگانے والے کو زیادہ منافع نہیں ہوگا لیکن ان کا سرمایہ ڈوبے گا نہیں اور ثواب میں برابر کے حصہ دار ہونگے۔ غریبوں کو امیروں جیسے ماحول فراہم کرنا ایک خواب ہے لیکن جنرل صاحب خواب دیکھتے اور اسے پورا کر گزرتے ہیں۔ ضرب مومن بھی ایک خواب تھا لیکن دنیا پر حیرت طاری ہو گئی تھی جب یہ فوجی مشقیں تکمیل پذیر ہوئی تھیں۔ جنرل صاحب نے اپنی مجوزہ کالونی کیلئے جگہ حاصل کر لی ہے۔ آجکل جنرل صاحب ہر وقت اسی منصوبے کے بارے میں سوچتے رہتے ہیں۔

محفل ختم ہو گئی۔ الوداع کہنے کے لیے بیرونی گیٹ تک آئے۔ پھر مجھے رکنے کا کہا۔ ان کے پرسنل سیکرٹری کے ہاتھ میں ایک تھیلا تھا۔ کہنے لگے یہ آپ کیلئے ہے، سلوا کر پہن لینا، مجھے خوشی ہوگی۔ یہ پینٹ کوٹ کا قیمتی کپڑا تھا۔ میں نے پہنا تو لوگوں نے اس سوٹ کی تعریف کی۔ شکریہ جنرل صاحب، تحفے اور قیمتی باتوں کا شکریہ!